السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک حنفی مولوی صاحب نے دوران وعظ میں بیان کیا کہ ''حضرت آدم علیہ السلام کا جسم یعنی :ابھی پانی میں گیلا تھا کہ آں حضرت ﷺ کا نور پہلے پیدا ہوچکا تھا۔اوراسی وقت آپ پیغمبر بھی تھے۔''مولوی صاحب مذکورنے کسی حدیث کاحوالہ نہیں دیا۔پس کیاان کا یہ ارشاداوربیان صحیح ہے؟ (سلطان احمد ہوشیارپور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

مولوی صاحب کا یہ بیان درحقیقت ان دوحدیثوں کا مجموعہ ہے،جوعوام خصوصا بریلوی حنفیوں میں بہت مشہور ہیں:

(1) اول ماخلق اللہ نوری،،

(2) کنت نبیا وآدم بین الماء والطین،،یا''کنت نبیا وآدم منجدل بین الماء والطین،، ۔لیکن یہ دونوں حدیثیں بچندوجوہ مردود ہیں۔

پہلی حدیث ''مدخل،،(1 148) میں ابن الحاج مالکی نے اور بعض دوسرے لوگوں نے بلاسند ذکر کی ہے اوربے سند حدیث بالاتفاق مردود ہوتی ہے۔ونیزوہ مخالف ہے اس مشہورمرفوع صحیح حدیث کے۔''اول ماخلق اللہ القلم،، الحدیث (اخرجہ احمد(5 317) والترمذی (ترمذی کتاب السنة (2154)4 458) وصحہ،عن عبادة بن الصامت مرفوعا) ونیزوہ معارض ہے ان حدیثوں کے،جن سےثابت ہوتا ہے کہ سب سےپہلے اللہ نے پانی پیدا کیا،پھر عرش،پھر قلم،پھرآسمان وزمین وغیرہ (وروی السدی فی تفسیرہ باسانید متعددة، ان اللہ لم یخلق شیئا مما خلق قبل الماء،قالہ الحافظ فی الفتح 6 289،ثم ذکروجہ ا لجمع بینہ،وبین حدیث عبارة المتقدم،فارجع الیہ) ونیزوہ معارض ہے اس حقیقت ثابت کے کہ آں حضرت ﷺ آدم علیہ لسلام کی اولاد سے ہیں،اورآدم مٹی سے پیدا کیے گئے ہیں،نہ نورسے۔''الناس کلھم بنوآدم،وآدم خلق من التراب،،(ترمذی ابوداودابن حبان) (ترمذی کتاب المناقب باب فضل الشام (3955)5 734 ابوداودکتاب الادب باب فی التقاخر بالانساب (5116)5 339) نیزوہ مخالف ہے اس حدیث کے،جس میں وارد ہے کہ آدم علیہ السلام کی تخلیق آسمان وزمین کے پیدا کرنے کے بعد ہوئی ہے (مسلم شریف عن ابی ہریرہ) (کتاب صفات المنافقین باب ابتدا،الخلق وخلق آدم (4789)4 2149 .

دوسری حدیث کے متعلق ملا علی قاری حنفی لکھتے ہیں: ''وأما ما یدور علی الألسنة بلفظ: کنت نبیا وآدم بین الماء والطین، فقال السخاوي: لم أقف علیہ بہذا اللفظ، فضلا عن زیادة: کنت نبیا ولاماء ولاطین، قال: وقال الزرکشی: لا أصل لہ بہذا اللفظ،،انتہی مختصرا، وقال العلقمی: قال ابن تیمیة والزرکشی وغیرہما من الحفاظ: لاأصل لہ، وکذا کنت نبیا ولا آدم ولا طین،، (السراج المنیر 3/94) وقال الصغانی: ''موضوع (تذکرة الموضوعات ص :86) البتہ حدیث: ''کنت نبیا وآدم بین الروح والجسد،،کئی صحابیوں سے معتبر سندوں سے مروی ہے (فاخرجہ ابن سعد (طبقات ابن سعد 7/60) وابو نعیم فی الحلیة (حلیة لأولیاء 9/53) واحد (مسند احمد 5/59-379) والبخاری فی تاریخہ (التاریخ الکبیر 7/374) وصحہ الحاکم (المستدرر 2/609) عن مسیرة الفخر من اعراب البصرة، وابن سعد (طبقات ابن سعد 7/59) عن ابن ابی الجدعاء، والطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس، وأخرجہ الترمذي (کتاب المناقب باب فی فضل النبی ﷺ (3609)5/585) عن أبي ہریرة بلفظ: قالوا یا رسول اللہ متی وجبت لک النبوة؟ قال: وآدم بین الروح والجسد) قال لمناوي: بمعنی أنہ تعالی أخبرہ بمرتبتہ، وہوروح قبل ایجادہ الأجسام الانسانینہ، کما أخذ المیثاق علی بنی آدم قبل ایجاد أجسامہم، وقیل فی معناہ أنہ صلی للہ علیہ وسلم قد أعطی فاضلہ التعلیم والتربیة، ومنح فضیلة الإرشاد والاإصلاح فی عالم الأرواح وکان فی تہذیب الأرواح وتکمیلہا (فیض القدیر 5/52 وصحیح الجامع الصغیر (4457)3/187 وسلسلة الاحادیث الصحیحة (1856)/471) یعنی: ''قبل اس کے آدم علیہ السلام کی روح کا ان کے جسد عنصری کے ساتھ تعلق قائم ہو۔عالم ارواح میں آں حضرت ﷺ کی صورة مثالی کواورنبی اوررسول بنائے جانے کی اطلاع دے دی گئی تھی یا عالم ارواح میں آں حضرت ﷺ کوارشادوتربیت کے منصب پر فائز کردیا گیا تھا اورآپ عالم ارواح میں بھی ارواح کی تہذیب وتکمیل میں مشغول تھے ۔ واللہ اعلم

وقد بسط محدث الہند الامام ولی اللہ الدہلوي فی معناہ فی ''فیوض الحرمین،، وغیرہ، فارجع الیہ إن کنت من أصحاب القوة القدسیة والنفوس الزکیة، حتی لاتأبی نفسک من قبول ظواہرہ، وحتی تقدر علی الوصول إلی حقیقة مباحثة.

(محدث دہلی ج: ش:7شوال1360ھ/نومبر1941ء)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1